اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۰ | مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عصہ

الضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عصہ

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عصہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

ایڈیٹوریل

سب نبی اُسپر گواہی دیتے ہیں۔ کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے اُسکے نام سے اپنے گناہوں کی معافی پاوے ؞ اعمال ۱۰۔ ۴۳ ✦

پاک نوشتوں کے مطابق مسیحیوں کا شروع سے یہی اعتقاد رہا ہی۔ کہ صرف یسوع مسیح ہی گنہگاروں کو بخشنے۔ اور نجات دینے کا اختیار رکھتا ہی۔ اور اس الٰہی کام میں کسی نبی اور ولی کو ہرگز کچھ دخل نہیں ہی۔ "اور کسی دوسرے سے نجات نہیں۔ کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا؛ جس سے ہم نجات پاویں" ؞ اور اس کا سبب بھی عقلاً ونقلاً یہی معلوم ہوتا ہی۔ کہ صرف وہی ایک تھا جسنے کسیطرح کا گناہ نہ کیا۔ اور جس کے منہہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔ پس "وہ ظاہر ہوا تا کہ ہمارے گناہوں کو اُٹھا لیجاے اور اُسمیں گناہ نہیں" ؞ اُسکے سوا بنی آدم میں کوئی ایسا شخص کبھی نہیں ہوا۔ جو عمداً وسہواً کسی نہ کسی طرح کی خطا کا مرتکب نہ ہوا ہو ؞ ہندو اور محمدیوں کا خیال اس امر میں مسیحیوں سے بالکل مختلف ہی۔ اور انکا عقیدہ یہہ ہی کہ دیگر دیوی دیوتا اور اوتار اور رشی دمنی۔ انبیاء واولیاء۔ پیر وپیغمبر سب کے سب پوتر اور نشپاپ پاک اور معصوم تھے۔ اور انکی خطاؤں اور گناہوں کو لیلا۔ یا ترک اولیٰ۔ اور لغزش۔ قرار دیکے انہیں معصوم و بیخطا ٹھہرانیکی کوشش کرتے ہیں۔ اور جہاں کہیں انکی مذہبی کتابوں میں اُنکے ایسے کاموں کا ذکر پایا جاتا ہی۔ اور انکی پشیمانی ومعذرت کا ذکر لکھا ہوا ہی۔ وہ اسکو کمزوری اور کسر نفسی پر محمول کرتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اُنکے ایسا کرنے سے کچھ نہ کچھ فایدہ ہوا۔ خدا نے صرف انکو ایسا کرنیکا حکم دیا۔ پس وہ گناہ گناہ نہیں رہا۔ کیونکہ خدا اپنے برگزیدہ لوگوں کی لغزش پر گرفت نہیں کرتا۔ "سامر تھی کو دوش نہیں لگتا ہی" ؞ انبیائے سابقین کی نسبت ہم مسیحیوں کا یہہ عقیدہ ہی۔ کہ وہ معصوم نہیں۔ لیکن مغفور ہیں۔ اور انکی اور ہماری مغفرت کا ذریعہ صرف وہی ایک ہی جسپر اُنہوں نے گواہی دی۔ اور ایمان لائے ؞ تمام بنی آدم میں سے "کسیکا مقدور نہ تھا کہ اپنے بھائی کو چھڑا دے یا اس کا کفارہ خدا کو دیدے کہ انکی جان کا فدیہ بھاری تھا" ؞ پس "اُسنے دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں۔ اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں۔ سو اُسیکے بازو نے اُس کے لئے نجات حاصل کی۔ اور اُسکی ہی راستبازی نے اُسے سنبھالا۔ ہاں اُسنے راستبازی کو بکتر کے بدلے پہنا۔ اور نجات کا خود اُس کے سر پر تھا۔ اور اُس نے لباس کی جگہ

انتقام کی پوشاک پہنی اور غیرت کا جبہ اوڑھا" "یہہ کون ہے جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے ہوئے بصرہ سے آتا ہے - یہہ جس کا لباس درخشاں ہے - اور اپنی توانائی کی بزرگی سے خرام کرتا ہے " یہہ میں ہوں جو راستبازی کی خبر دیتا ہوں - اور نجات دینے پر قادر ہوں میں نے تن تنہا انگوروں کو کولہو میں کچلا - اور لوگوں میں سے کوئی میرے ساتھ نہ تھا" "ان باتوں کو یاد رکھ - اے یعقوب اے اسرائیل کہ تو میرا بندہ ہے میں نے تجھے بنایا اور تو میرا بندہ ہے - اے اسرائیل تجھکو فراموش نہ کرونگا - میں نے تیری خطاؤں کو بادل کی مانند اور تیرے گناہوں کو گھٹا کی مانند مٹا ڈالا - میری طرف پھر آ کہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے"

ایک دو ورقہ ہنڈبل مطبوعہ مطبع انصاری دہلی بعنوان "حافظ احمد صاحب واعظ اور پادری جی اے لیفرائے کا مکالمہ" بذریعہ ڈاک ہمارے پاس پہنچا ہے - جسکو ہم نے اول سے آخر تک حرف بحرف پڑھا - عنوان بالا کو دیکھکر ہمیں خیال گذرا تھا - کہ اسمیں کوئی معقول و مدلل مذہبی گفتگو کا بیان ہوگا - لیکن پڑھنے سے معلوم ہوا - کہ بھٹیاریوں کی سی جنگی گفتگو کے سوا اور کچھ اسمیں نہیں ہے - طرز عبارت ایسا لچر ہے - کہ کوئی مولوی تو کیا - ایک معمولی گورنمنٹ یا مشن سکول کا طالب علم بھی ہرگز نہ لکھیگا - ابتدا میں ایک شعر کی بھی مٹی خراب کی ہے - جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو فن شاعری میں بھی پرلے درجہ کی لیاقت حاصل ہے - ہم اُس ابتدائی شعر کو بجنسہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - تاکہ حافظ صاحب کی علم عروض میں اعلی قابلیت - اور موزوں طبیعت کا حال انہیں بھی معلوم ہو جائے - وہ شعر یہہ ہے - خدا سنبھل کے پڑھنا شعر

"پرزوں میں شکوہ ہے یوں رگ سے جیسے باجا
ایک ذرہ چھیڑیئے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے"

کیا عمدہ وزن ہے - کیوں نہ ہو آخر تو اہل دہلی اور محمدی واعظ ہیں - آگے چل کے آپ لکھتے ہیں کہ "تمام اہل شہر کو معلوم ہو کہ پادری جی اے لیفرائے صاحب نے مجھپر مذہب عیسوی پیش کیا - (ناظرین ذرا اس طرز عبارت پر غور کریں) اگر میں بچہ نہیں کال کا مارا نہیں برادری سے کھدیڑا نہیں دہریا طبیعت ملحد مزاج نہیں - طماع نہیں لالچی نہیں تماشہ بین نہیں حسن پرست نہیں پھر کونسی وجہ تھی کہ بلاتحقیق حق تبدیل مذہب کر لیتا میں خدا کے فضل سے محقق ہوں نہ مقلد - شعر

ہو مسلمان میں اللہ سے نہ ورنہ واعظ لاکھ مومن
ہوئی تھی دوزخ بلا سے ہوتی عذاب ہجر صنم نہ ہوتا

پادری صاحب سے میں نے کہدیا بہت اچھا میں حاضر ہوں گو مایہ کا لالچ ہو مگر میں سرمایہ تحقیق کا طالب ہوں - اسی بنا پر کئی جلسے گفتگو کے فتحپوری اور مشن سکول میں مابین مولوی شرف الحق صاحب و پادری صاحب ہوئے جسکا بین نتیجہ پادری صاحب کے ۱۱ ڈسمبر ۹۰ء کے دستی تحریر جسمیں پادری صاحب نے صاف اقرار کر لیا کہ انجیل میں آیات غلط اور کلام شعرائے مشرق شامل ہے - اور بعض مضامین بھی اُسکے عقل میں نہیں آ سکتے - پھر اسکے بعد مولوی شرف الحق صاحب نے کئی پیش گوئیاں انجیل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کیں جنکا جواب پادری صاحب کچھ نہ دے سکے اور گفتگو بند کر دی"

افسوس کی بات ہے کہ حافظ صاحب نے نہ تو پادری لیفرائے صاحب کی کسی تسلیم کردہ غلط آیت کو جو انجیل میں شامل ہو پیش کیا - اور نہ مولوی شرف الحق صاحب کی پیش کردہ پیش گوئی بحق محمد صاحب جو انجیل میں مندرج ہو بطور نمونہ اس ہنڈبل میں لکھی - صرف واہی تباہی باتوں سے چار صفحے کاغذ کے سیاہ کئے - اور اپنے کو کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ٹھہرایا - معلوم ہوتا ہے - کہ آپ "آتش" "واسوخت" کی گرمی عشق کے بھی صدمے اٹھائے ہوئے ہیں - کیونکہ آگے پڑھکے دوسرے تیسرے صفحوں میں کسی واسوخت کے کئی بند آپنے دھر گھسیٹے ہیں جو محض بے معنی اور غیر موزوں ہیں - ہم تعجب کرتے ہیں کہ پادری لیفرائے صاحب کیوں ایسے اشخاص کے ساتھ بحث و مباحثہ کرکے بیفائدہ اپنا قیمتی وقت ضایع کرتے ہیں - آج کل بہت سے مُلّانوں نے - جو لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل - یہہ طریقہ اختیار کر لیا ہے کہ جا بجا مسیحی واعظوں کے ساتھ نکمی بحث و بحث کرکے جہلائے اسلام میں اپنی شیخت و رسوخیت بڑھاتے - اور جھٹ پٹ مولوی صاحب کہلانے لگتے ہیں - ہماری رائے میں مسیحی مشنریوں کو ہرگز ایسے لوگوں کے ساتھ بحث کرنا - اور یوں اپنے بیش قیمت وقت و لیاقت کو ضایع کرنا مناسب نہیں ہے

اچھا ہوا کہ سرکار ہند نے مسیحیوں کی شادی کے قانون کی ترمیم کی - اور خادمان دین کو مطلع کر دیا ہے - کہ آیندہ کو کوئی منسٹر اُن لوگوں کو عقد شادی میں منعقد نکرے جنمیں ایک فریق مسیحی اور دوسرا غیر مسیحی ہو - قبل ازیں بعض شادیاں اس قسم کی ہوئیں - جنمیں مرد غیر مسیحی اور عورت مسیحی - یا مرد مسیحی اور عورت غیر مسیحی تھی لیکن طرفین کی رضامندی پر خادم دین نے انکی شادی کر دی - اسطرح کی شادی کا انجام نیک ظہور میں نہ آیا - شادی ایک مذہبی طریقہ ہے - اور ضرور ہے کہ مرد و عورت دونوں ہم اعتقاد ہوں - اس نئے قانون میں سخت ممانعت کی گئی ہے - اور اب اگر منسٹر مسیحی کو غیر مسیحی کے ساتھ بیاہ کے عقد میں جوڑے تو وہ جرمانہ اور قید کا مستوجب ٹھہریگا - ہماری سمجھ میں اگر پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک رشتہ شادی بھی مسدود کیا جائے تو بہتر ہے - کیونکہ ایسی شادی کا اثر اولاد کے حق میں اچھا نہیں ہے - ہم نے ایک

خاندان کا حال بچشم خود دیکھا ہو کہ میاں پروٹسٹنٹ چرچ کے۔ اور بیوی رومن کیتھولک تھی۔ دونوں کی شادی ہوگئی۔ اولاد پیدا ہوئی۔ لڑکیوں نے ماں کی تقلید کرکے رومن کیتھولک چرچ میں بپتسما پایا۔ اور لڑکے باپ کے پیرو ہوکے پروٹسٹنٹ چرچ میں مصطبغ ہوئے۔ اور یوں خاندان میں ایک قسم کی ابتری ظہور میں آئی۔ جو کسی صورت سے مستحسن متصور نہ ہوئی +

ناظرین بہرہ مراسلات میں ایک معزز "پنجابی مسیحی" کی رائے پڑھینگے۔ جو اُنہوں نے دیسی مسیحیوں کی تجویز تعلیم مجوزہ مولوی صفدر علی صاحب کی نسبت لکھی ہے :: بیشک ہم بھی اس بات میں متفق الرائے ہیں۔ کہ دیسی مسیحیوں کے لئے ضرور ہے۔ کہ وہ علاوہ علوم مروجہ کے کوئی نہ کوئی ہاتھ کا کام بھی سیکھیں۔ تاکہ اُسکے ذریعہ انڈپنڈنٹ ہوکر اپنی پرورش کا انتظام کرسکیں۔ اور انگریزی و فارسی پڑھکے صرف گورنمنٹ یا مشن کی نوکری کی تلاش میں مارے مارے نہ پھریں۔ پس تعلیم علوم کے ساتھ صنعت و حرفت کو بھی لازمی ٹھہرایا جائے تو نہایت مناسب ہوگا +

مسیح کا جی اٹھنا

اور

وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے

لیکن یہہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس اس سے بھی اعلیٰ تر۔ اور زیادہ بلاتوسط شہادت موجود ہے۔ رسول فرماتا ہے کہ "سب کے پیچھے وہ مجھکو بھی جو ادھورے دنوں کا پیدا ہوں دکھائی دیا" ا قرنتیوں ۱۵-۸ اس میں کچھ شک نہیں ہوسکتا۔ کہ رسول اس مقام پر جی اُٹھے جلالی خداوند کی حقیقی رویت کا اشارہ کرتا ہے۔ کسی دھوکیکا نہیں۔ بلکہ مسیح کی سچی رویت کا۔ اُسکے زندہ ہوتے بدن میں جیسا کہ وہ اب آسمان میں قایم و دایم رہتا ہے :: پس ورنصورت مسیح کے جی اُٹھنے کا یہہ ثبوت ہے :: تاہم چونکہ اُس ماجرے کو کوئی ایک برس شاید چھ یا سات گذر چکے تھے۔ یہہ دلیل اکثروں میں ایسی قوی معلوم نہ ہوگی :: یہہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ کہ اگر تبدیل صورت کے پہاڑ پر۔ موسیٰ بغیر پہلے جی اُٹھنے کے ایک جلالی جسم میں ظاہر ہوسکا۔ ایسا ہی مسیح کی رویت کا حال ہوگا :: تاہم اس صورت میں وہ بھی مسیح کی ایک اعجازی رویت تھی۔ جو اُسکے جی اُٹھنے کی صداقت پر دلالت کرتی ہے :: ہم کہتے ہیں کہ وہ اُسکے واقعی جی اُٹھنے پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اور معجزات کی مانند حقیقت کی صداقت کے لئے یہہ بھی ایک نشان ہوا ہوگا :: پس بہرحال رسول پر مسیح کی رویت جی اُٹھنے کے ماجرے کا ایک ثبوت تھی +

دوسری قوی دلیل اس عجیب تبدیلی میں ہے جو جی اُٹھنے کی تاریخ پر رسولوں کے دلوں میں واقع ہوئی پائی جاتی ہے :: وہ ایک یک بیک کامل تبدیلی تھی :: اس تاریخ سے پہلے وہ مسیح کی مسیحائی کی نسبت تنگ و دنیوی خیالات میں پھنسے ہوئے تھے۔ لیکن اُس کے بعد فوراً ایک صاف سمجھ اُسکی روحانی خاصیت۔ اور عالمگیر طریقہ کی حاصل ہوگئی :: اس سے پہلے وہ ایک لابیان غم اور اُداسی میں لاچار مایوسی کے ساتھ مستغرق تھے۔ لیکن اس کے بعد فوراً کمال خوشی اور لازوال اُمید سے بھر گئے :: پہلے وہ کمزور ڈرپوک۔ اور بزدل تھے۔ یہانتک کہ اُنمیں جو سبھوں سے زیادہ دلیر تھا۔ جب ایک لونڈی نے اس سے پوچھا۔ تو اُسنے خداوند کا انکار کیا۔ لیکن پیچھے وہ فوراً اُسکے نام کا اقرار کرنے۔ اور اُسکے جی اُٹھنے کی گواہی دینے کے لئے بیخوف اور مستقل ہوگیا :: بیشتر وہ اپنے مقاصد میں تنگ۔ اور خودغرض تھے۔ اور دنیوی توقع کی ہوئی بادشاہت میں کچھ نفع۔ اور معزز منصبوں کے لئے جھگڑتے تھے۔ لیکن اس کے پیچھے اُنہوں نے خودغرضی کو بدل کیا۔ اور تمام چیزوں بلکہ اپنی جانوں کو بھی مسیح کے لئے قربان کرنیکو تیار تھے :: ایسی تبدیلی صرف مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت کے ایک مضبوط اعتقاد سے ہی پیدا ہو سکتی تھی :: چنانچہ اس بات کو خود منکر نکتہ چینیوں نے تسلیم کیا ہے۔ مثلاً بور کہتا ہے کہ صرف جی اُٹھنے کا معجزہ ہی اس شک کو دور کرسکتا تھا جو ایمان کو موت کی ابدی تاریکی میں ڈالنے کو تیار تھا :: بیشک تو بھی یہاں جی اُٹھنے کے معجزے کو صرف کسیقدر راز دار اور دلی تصور۔ نہ کہ فوق الخلقت ماجرا بیان کرنیکی کوشش کرتا ہے لیکن وہ قبول کرتا ہے۔ کہ شاگرد مسیح کے جی اُٹھنے پر نہایت مضبوط اور مستقل اعتقاد رکھتے تھے :: مگر ایسا اعتقاد ضرورتاً دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ ایک حقیقی ماجرا تھا۔ کیونکہ اسکو معلوم کرنے کے لئے وہ بہترین وسایل رکھتے تھے اور جو کچھ اُنہوں نے دیکھا۔ اور سُنا۔ اور معلوم کیا۔ اسکی نسبت دھوکھا نہیں کھا سکتے تھے + (باقی دارد)

مُراسلات

اسحاق یا اسمٰعیل

دو تین ہفتوں سے نورافشان میں بحث ہو رہی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے اسحاق کو قربانی گذرانا۔ یا اسمٰعیل کو۔ یہہ امر گو غیر متنازعہ ہے۔ کہ توریت میں حضرت اسحاق کے قربانی کئے جانیکا بہت مفصل مذکور ہے۔ رہا قرآن کا بیان اگر وہ مطابق توریت نہ ہو تو اُسیکا نقصان ہے

کیونکہ تواریخ توریت قرآن سے قدیم تر ہے۔ اُس کے مقابل قرآن کے سخن کو کسیطرح بھی وقعت نہیں۔ مگر واقعی یہہ امر بھی تحقیق طلب ہے کہ قرآن کسکی قربانی کا ذکر کرتا ہے۔ اسمعیل کی۔ یا اسحاق کی؟ ✦

جہانتک قرآن پر میں غور کرتا ہوں مجھکو معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن میں اگر حضرت ابراہیم کے کسی لڑکے کی قربانی کا مذکور ہے۔ تو وہ اسحاق ہے۔ نہ کہ اسمعیل ؞ قربانی کے معاملہ کا تذکرہ قرآن میں صرف سورہ صافات رکوع ۳۔ میں آیا ہے اور وہ یوں ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے خدا سے دُعا کی۔ کہ "اے رب بخش مجھکو کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی ہم نے اسکو ایک لڑکے کی۔ جو ہوگا تحمل والا۔ پھر جب پہنچا اُسکے ساتھ دوڑنیکو۔ کہا اے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب میں۔ کہ تجھکو ذبح کرتا ہوں۔ پھر دیکھ تو کیا دیکھتا ہے۔ بولا اے باپ کر ڈال جو تجھکو حکم ہوتا ہے تو مجھکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا سہار نیوالا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا۔ اور پچھاڑا اُسکو ماتھے کے بل۔ اور ہم نے اسکو پکارا یوں۔ کہ اے ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب۔ ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنیوالوں کو۔ بیشک یہی ہے صریح جانچنا اور اسکا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کو بڑا اور باقی رکھا ہم نے اُسپر پچھلی خلق میں کہ سلام ہے ابراہیم پر۔ ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنیوالوں کو۔ وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں۔ اور خوشخبری دی ہم نے اسکو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں۔ اور برکت دی ہم نے اُسپر۔ اور اسحاق پر۔ اور دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں۔ اور بدکار بھی ہیں اپنے حق میں صریح" ✦

میرے نزدیک اس بیان سے اسحاق کی قربانی کا ثبوت بہت وضاحت کے ساتھ نکلتا ہے۔ مگر محمدی گمان کرتے ہیں کہ۔ آخر آیت "اور خوشخبری دی ہم نے اُس کو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں" میں اسحاق کی پیدائش کی خبر ہے۔ جو بعد گذرانے قربانی کے ملی۔ اور یہاں سے سمجھتے ہیں کہ قربانی قبل ولادت اسحاق واقع ہوئی۔ پس ضرور اسمعیل جو مقدم اسحاق کے تھے قربان کئے گئے ✦

مگر یہہ خیال بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اول تو وہ بیان ایسا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بشارت کیوقت اسحاق موجود تھا۔ دوم توریت میں اور نیز قرآن میں بہت صاف ذکر ہے کہ ابراہیم کو ولادت اسحاق کی خبر نہ بعد قربانی۔ بلکہ قبل ہلاکت امت لوط کے ملی تھی۔ چنانچہ یہہ قصہ سورہ ہود و حجر و ذاریات میں مرقوم ہے۔ کہ جو فرشتے قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے تھے اثنا راہ میں انہوں نے ابراہیم کی مہمانی قبول کی اور کہا "ہم تجھکو خوشی سناتے ہیں ایک ہوشیار لڑکے کی" اُسنے اور اسکی بی بی سارہ نے اپنی ضعیفی کا خیال کرکے باور نہ کیا۔ اور بہت متعجب ہوئے۔ تب فرشتے نے اُن دونوں کا اطمینان کیا ؞ حجر رکوع ۴ و ذاریات رکوع ۲ دیکھو ؞ پس یہہ خیال کہ بعد ولادت اسحاق کی خبر دیگئی بالکل باطل ہے یہہ خبر تو اُن کو مدت قبل مل چکی تھی ✦

اب دیکھئے کہ سورہ صافات سے کیونکر قربانی اسحاق کا ثبوت ملتا ہے ✦

۱۔ ذبیح اللہ فرزند موعود حضرت ابراہیم کا تھا ؞ اسکے تولد کی بشارت بجواب اُنکی دعا کے انکو دیگئی۔ قرآن میں وعدہ تولد اسحاق کا بہت ہی صاف الفاظ میں مسطور ہے۔ مگر تولد اسمعیل کی کوئی بشارت قرآن میں نہیں ؞ حضرت ابراہیم نے اُس فرزند کو نذر کیا جسکی بشارت انکو دیگئی ✦

۲۔ جب حضرت ابراہیم نے دعا کی "اے رب بخش مجھکو کوئی نیک بیٹا" واسکو بعدہٗ اُنہوں نے نذر گذرانا تو وہ ضرور کوئی بیٹا اُنکی حقیقی بی بی سارہ کے بطن سے چاہئے تھے کیونکہ یوں تو اُنکے کئی بیٹے تھے ایک ہاجرہ سے و قطورہ سے۔ مگر یہہ سب جنکے بطن سے تھے جنکو وہ مرتبہ نہیں حاصل ہو سکتا تھا۔ جو اسحاق کو حاصل تھا ✦

۳۔ اسمیں یہہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب ابراہیم نے اپنے بیٹے سے اپنے خواب کا تذکرہ کیا۔ تو اُسنے بڑی خوشی سے اپنی جان خدا کی راہ میں نثار کرنے پر مستعدی ظاہر کی اور کہا "اے باپ کر ڈال جو تجھکو حکم ہوتا ہے" مفسرین نے اس پر اور اضافہ کیا ہے۔ کہ اس نے اپنے باپ سے یہہ بھی کہا۔ کہ تو میرے ہاتھ پیر باندھ دے۔ تا نہ ہو کہ وقت ذبح میرے تڑپنے سے تیرے کپڑے خون آلودہ ہوں۔ اور کہ تو مجھکو پٹ گرا دے۔ تاکہ میرا چہرہ دیکھ کر تجھپر مہر پدری غالب نہ ہو۔ اور کہ بعد قربانی واسطے تشفی مادر کے میرا پیراہن اُسے دیدینا ؞ پس واقعی اگر یہہ سب درست ہے۔ تو اسمیں فرزند موعود یعنی اسحاق کے اوصاف نمایاں ہیں یہہ سب بڑی دانائی و ہوشیاری کی باتیں ہیں ضرور یہہ ذبیح اللہ وہی "ہوشیار لڑکا" ہے جسکی ولادت کی خبر سارا کو دیگئی تھی ؞ علاوہ اس کے ایک اور صفت بھی اس ذبیح اللہ کی بتلائی گئی "وہ ہوگا تحمل والا (حلیم)" ان صفتوں سے ابراہیم کا کوئی لڑکا موصوف نہ تھا۔ مگر جسکو قربانی گذرانا۔ اور یہی صفات اسحاق میں ملتی ہیں پس کوئی کلام نہیں کہ یہہ ذبیح اللہ اسحاق ہی تھا جو "نیک" بھی تھا "ہوشیار" بھی تھا۔ اور "حلیم" بھی تھا۔ اور بوقت قربانی ان تمام صفات کا اظہار ہو گیا ؞ برخلاف اسکے اسمعیل کی شان میں توریت میں بھی مرقوم ہے۔ کہ وہ ایک وحشی جنگجو شخص ہوگا۔ پیدائش ۱۶۔ ۱۲۔ پس اسمعیل ہرگز حلیم نہ تھا۔ اُسکے "حلیم ہوشیار" ہونیکی کوئی خبر ابراہیم کو نہیں دیگئی ✦

۴۔ اب اور سنئے۔ اگرچہ حضرت ابراہیم بموجب حکم

خدا کے بیٹے کو نذر کرنے پر مستعد ہوئے۔ مگر اُس بیٹے نے بھی زیادہ جان نثاری دکھلائی۔ کہ خدا کی راہ میں ذبح ہونے سے مطلق ملال نہ کیا؛ مگر اب قرآن میں ان دونوں کے اس بے نظیر کام کا صلہ کیا ہے؟ ابراہیم سے تو بعد قربانی کہا گیا "باقی رکھا ہم نے اسپر پچھلی خلق میں کہ سلام ہے ابراہیم پر۔ ہم یوں بدلا دیتے ہیں نیکی کرنیوالوں کو۔ وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں"؛ یہہ صلہ ابراہیم کا ہے۔ اب ذبیح اللہ کو اُسکی فرمانبرداری کا کیا اجر؟ اگر یہہ ذبیح اللہ اسمٰعیل تھا۔ تو مطلق کچھ بھی نہیں۔ اُس کا نام تک یہاں نہیں لیا۔ اسکی کوئی تعریف نہیں۔ حالانکہ لکھا ہے "دونوں نے حکم مانا"؛ سچ تو یوں ہے کہ ذبیح اللہ نے ابراہیم سے بھی بڑھکر کام کیا۔ ابراہیم تو قربان کرنیکے لئے آمادہ ہوئے۔ مگر وہ قربان ہونیکے لئے آمادہ ہوا۔ اور باپ کی آخر تک تسلّی و تشفّی کرتا رہا۔ کیا اسکا کوئی اجر اس جگہہ بیان نہ ہو؟ حالانکہ ابراہیم کا اجر مرقوم ہے۔ حقیقت یوں ہے کہ دوسری خوشخبری بعد ذکر ابراہیم کے دراصل ذبیح اللہ اسحاق تھا۔ اور اسکے حق میں کہا گیا "اور خوشخبری دی ہم نے اسکو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں اور برکت دی ہم نے اسپر اور اسحاق پر"؛ یہہ خبر تولد اسحاق ہرگز نہیں۔ بلکہ صریح خبر نبوت اسحاق ہے؛ تولد کی خبر تو ابراہیم اور سارہ مدت قبل پاچکے تھے۔ یہاں ذبیح اللہ کی فرمانبرداری کے صلہ میں اسکو نبوت عطا ہوئی۔ اور علاوہ اسکے اور بھی برکت ملی +

۵۔ ایک اور حلیہ اسحاق کا ذبیح اللہ کے ساتھ ملتا ہے؛ ابراہیم نے یہہ دُعا کی تھی "ربّ ھب لی من الصّٰلحین اے رب دے مجھکو کوئی نیک بیٹا" اس دعا کے جواب میں انکو فرزند عطا ہوا جسے انہوں نے بعدہ نذر گذرانا۔ بعد قربانی کے اسحاق کی بھی صفت بیان ہوئی "وہ نبی ہوگا نیک بختوں میں نبیاً من الصّٰلحین"؛ کہو یہہ کیسی صریح مطابقت ہے؟ جس سے ذبیح اللہ کا اسحاق ہونا بالکل ثابت ہے؛ جو اسحاق کے اوصاف ہیں وہی ذبیح اللہ کے اوصاف ہیں چنانچہ اسحاق کو "غلام علیم ہوشیار لڑکا" کہا و ذبیح اللہ کی بھی صفت ثابت ہے۔ ذبیح اللہ کو من الصّٰلحین کہا۔ اسحاق من الصّٰلحین ہے۔ ابراہیم اور اسحاق دونوں کی نسبت لکھا "دونوں نے حکم مانا"۔ یہاں بعد قربانی دونوں کی فرمانبرداری کو ایک ساتھ یاد کیا اور کہا "برکت دی ہم نے اسپر اور اسحاق پر"+

۶۔ اب ایک اور امر غور طلب ہے۔ کہ قرآن اس قربانی کو "صریح جانچنا" یعنی بڑی آزمایش کہتا ہے؛ اگر دراصل یہہ اسحاق کی قربانی تھی۔ تو یہہ بیشک "صریح جانچنا" تھا۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہہ اسحاق ابراہیم اور سارہ کا ایسا ہی پیارا تھا جیسے یوسف یعقوب کا۔ یا یحیٰی ذکریا کا؛ جب ابراہیم اور سارہ دونوں بہت ہی ضعیف ہو گئے تھے۔ اور اولاد کی اُمید اس عمر میں نہیں کیجا سکتی تھی۔ اسوقت نا اُمیدی میں اسحاق پیدا ہوا اور ابھی جوان بھی نہ ہوا تھا۔ کہ اُسکی قربانی کا حکم ہوا؛ اب کہو اپنی لخت جگر کو اپنے ہاتھوں ذبح کرنا۔ اور اپنے شجر اُمید کی جڑ کاٹنا "صریح جانچنا" ہو سکتا تھا یا اسمٰعیل سے کسی حرم کے بیٹے کا بحکم خدا نذر گذراننا ہے جسکی محبت ابراہیم کو اسقدر بھی نہ تھی کہ جب اُنکی بی بی نے اُسکو اور اسکی ماں کو نکال دینے کا قصد کیا تو انکو کوئی بڑا صدمہ ہی ہوتا یا اُسکے نکال دینے میں تامل کرتے +

۷۔ علاوہ اسکے اس قربانی کا بیان یہودی و عیسائیوں کے روبرو کیا گیا۔ قیاس یہی چاہتا ہے کہ وہ مطابق توریت کے ہو۔ کیونکہ اسحاق کی قربانی کی نسبت نہ عیسائیوں میں اور نہ یہودیوں میں کبھی کوئی تنازعہ رہا۔ اگر محمد صاحب خلاف اُس بیان کے اسمٰعیل کو ذبیح اللہ مانتے تو ضرور وہ روایات سابقہ کا صریح انکار کرتے۔ جیسا کہ انہوں نے بعض روایات کا درباب تعداد اصحاب کہف کے انکار کیا +

یہہ چند دلایل قرآنی نسبت قربانی اسحاق کے بیان ہوئیں اب اگر اسمٰعیل کی قربانی مانو۔ تو اسمٰعیل کی فرمانبرداری کا وہاں کوئی اجر منقول نہیں ہوا۔ نہ اُسکا کوئی ذکر آیا۔ اور یہہ بات صریح خلاف انصاف ہے؛ پھر قرآن میں کسی مقام پر اسمٰعیل کے تولد کی کوئی بشارت نہیں ہے۔ حالانکہ ذبیح اللہ وعدہ کا فرزند ہے +

اب ناظرین انصاف کریں کہ جب محمد صاحب اسمٰعیل کی قربانی کا کوئی ذکر نہ کریں۔ نہ اس تعلق میں اسکا نام لیں۔ اور نہ اسحاق کی قربانی سے کوئی انکار کریں۔ تو دلایل مذکورہ بہ ثبوت قربانی اسحاق۔ اگر قطعی نہیں تو کیا ہیں؟ کوئی مولوی صاحب قرآن سے اسطرح کے دلایل اسمٰعیل کے ذبیح اللہ ہونیکے باب میں اگر پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں؛ ہمیں یقین ہے کہ یہہ "بھونڈی غلطی" مولویوں کی ہے۔ نہ کہ محمد صاحب کی۔ اور اگر محمد صاحب نے ایسی غلطی کی ہے تو ہم افسوس کرتے ہیں +

راقم۔ اکبر مسیح مختار باندہ

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں

میں نے اخبار نور افشاں میں اپنے بزرگ بھائی اور خیر خواہ قوم جناب مولوی صفدر علی صاحب کی کوشش کا حال پڑھا۔ جو وہ مسیحی محبت کے باعث اپنے غریب عیسائی بھائیوں کی بھلائی کے لئے فرما رہے ہیں لیکن قبل اسکے کہ یہہ معاملہ اسقدر پختہ ہو جاوے۔ کہ صلاح مشورہ کا موقع نہ رہے۔ میں مسیحی بھائیوں کی اجازت سے اس بارہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اسمیں تو شک نہیں ہے کہ دیسی مسیحیوں کی تعلیم کا فکر ایک بڑا ضروری امر ہے۔ لیکن اسکے ساتھ اگر اسکے سارے

پہلو بخوبی غور کے ساتھ پہلے ہی سے نہ سوچ لئے جاویں تو خطرہ ہی۔ کہ جیسا آج کل کے ہمارے ہندو مسلمان ہم وطن بھائی تعلیم یافتہ کوڑی کے تین مل سکتے ہیں آخر کار عیسائیوں کو بھی اُسی ولدل میں پھنسنا پڑے ॥ ابھی تو دیسی عیسائیوں کے لئے موقع ہی کہ اپنے ہموطن ہندو مسلمان بھائیوں کی حالت کو دیکھکر کچھ سبق سیکھیں۔ اور جسقدر زور ایجوکیشن پر دیا جاتا ہی۔ اُس سے زیادہ مختلف قسم کے پیشے یعنی کاشتکاری۔ اور دستکاری پر دینا واجب ہی۔ یہہ تو ظاہر ہی کہ آجکل خواندہ آدمی بھوکے مرتے ہیں۔ اور زیادہ مرینگے۔ لیکن جو اپنے ہاتھ کی محنت سے روٹی کماتے ہیں وہ چین سے زندگی بسر کرتے ہیں ॥ اور یہہ ایک خاص طبیعت ہم ہندوستانیوں کی پک گئی ہی۔ کہ ذرا ٹوٹی پھوٹی انگریزی کی آگئی۔ یا کچھ لکھنا پڑھنا فارسی میں یا اردو میں سیکھ لیا۔ بس لو اب تو بابو یا منشی کے سوا اور کچھ کام کرنا حقارت کا کام جانتے ہیں۔ بھوکے کیوں نہ مریں۔ لیکن ہاتھ ہلا کر کام ہرگز نہ کرینگے ॥ پس ایسی حالت میں دیسی عیسائیوں میں تعلیم کا زیادہ چرچا کرنا کہاں تک دانائی ہی۔ یہہ کہنا مشکل ہی۔ اسلئے میں نہایت ادب سے اپنے دیسی عیسائی بھائیوں کی خدمت میں خصوصاً خیرخواہ قوم جناب بزرگ مولوی صفدر علی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ قبل ازیں کہ یہہ کام جاری کیا جائے اسپر اچھی طرح سوچ کرلیں۔ اور مجھ نالایق کی رائے اگر پوچھی جاوے تو میری عقل ناقص میں تو صرف یہہ آتا ہی۔ کہ جہاں تک ممکن ہو دیسی عیسائیوں کے واسطے چنداں تعلیم دینے کی کوشش نہ کیجاوے۔ بلکہ خاص توجہ انکے ہاتھ سے کام کرکے روٹی کمانیکی طرف دلائی جاوے خواہ وہ کوئی ہنر ہو یا پیشہ ॥

ایک پنجابی عیسائی

جنڈیالہ گورو کا

اس مختصر قصبہ میں خدا نے اپنے فضل کی کثرت سے بارش برسائی ہی۔ کیونکہ پادری آہی گلفرڈ صاحب بہادر جیسے لایق فایق یہاں کی مسیحی محفل کے پریزیڈنٹ ہیں۔ اور جنابہ مس پارزلی صاحبہ جیسی لایقہ فایقہ اس روحانی جماعت کی سکرٹری ہیں جنکے سبب سے عمدہ انتظام کے ساتھ ماہواری جلسہ چرچ ریڈنگ روم میں ہوتا ہی جسمیں مختلف مضامین پر ممبران جلسہ لکچر سناتے ہیں ॥ خاکسار کے حصہ میں مضمون "آیندہ زندگی" ہی۔ چونکہ یہہ مضمون جناب پریزیڈنٹ صاحب ودیگر اصحاب کو پسند ہی۔ مناسب سمجھا کہ فایدہ عام کے لئے ضرور درج اخبار ہو۔

فہو ہذا

ہماری موت ایک حالت ہوگی ॥ جیسے ہمارے بچپن کی ناکامل حالت ایک وقت تھی۔ پھر اس سے گذرکے جوانی کی حالت پہنچی۔ اور جوانی سے گذرکر بڑھاپے کی حالت آئی۔ ویسے ہی موت بھی ایک حالت ہی۔ کہ اگرچہ ہمارے خلقی اوزار وآلات ہلاک ہونگے۔ تو بھی ہم زندہ رہ سکتے ہیں ॥ یہہ کچھ تعجب نہیں ہی۔ کیونکہ جیسے ہم پیدایش کے وقت تاریکی اور لاچاری سے۔ روشنی اور آزادی میں آئے۔ ویسے ہی آیندہ زندگی میں داخل ہوسکتے ہیں ॥ ہم یہہ خوب جانتے ہیں کہ قوت ادراک اور یادداشت۔ اور محبت جو خدا کے حکم بموجب ہو ہماری روحوں سے متعلق ہیں پس کسی سبب سے ہمیں یہہ خیال ہو نہیں سکتا کہ جب ہمارا جسم مرجائے تو ہماری قوت متخیلہ ومدرکہ بھی معدوم ہوجائیگی ॥ مخلوقات کے تمام طریقوں پر غور کرنے سے کوئی بات بھی ایسی نہیں نکلتی۔ جسکے رو سے یقین ہوسکے کہ موت سے ہماری روح بھی ہلاک ہوجائیگی پس یہہ دلیل بھی آیندہ زندگی کے لئے ایک قوی ثبوت ہی۔ قریب ہر ایک مذہب اس بات کا قدرتی سے قایل ہی کہ آیندہ زندگی کچھ ہی۔ الا شاذ فرقہ دہریہ جو کالعدم ہی ॥ بالفرض کل مذاہب کے مقابلہ میں اگر آیندہ زندگی کا عدم دہریوں کے بیان کے موافق ملاحظہ کریں۔ تو دہریوں کے مطلب کے برعکس نتیجہ نکلتا ہی۔ بقول شخصے کہ ॥

این ہمہ آوازہا حق بود
ہرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

لہذا جو بات یا خیال اس آیندہ زندگی کے برخلاف ہی وہ تمام بنی آدم کی رائے خدا داد کے برخلاف ہی۔ اور یہہ محال اور ناپسند خواص وعوام ہی۔ اہل الرائے کے نزدیک یہہ دلیل آیندہ زندگی پر غور کرانے کی پوری معاون ہی۔ بلکہ اس دلیل کی امداد سے انسانی دل آیندہ زندگی پر غور کرکے اُسے قبول کرسکتا ہی۔ اور حقیقی زندگی کو پہنچنے کی کوشش کرسکتا ہی ॥ اور یہہ تو مسلم الثبوت ہی کہ جوئندہ یابندہ جب کوشش ہوگی تو ضرور آیندہ زندگی میں جزا ملیگی۔ ورنہ آیندہ کی سزا میں مبتلا ہونا پڑیگا ॥ ہمارے دوست ہندو مسلمان ابھی غور کریں کہ حقیقی زندگی کونسے راہ پر چلنے سے حاصل کرسکتے ہیں تب ضرور خدا کیطرف سے انکی آنکھیں روشن ہونگی۔ اور وہ معلوم کرینگے کہ آیندہ زندگی میں داخل ہونیکی وہی راہ ہی جس نے خود ہی فرمایا کہ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے بغیر خدا باپ کے پاس جا نہیں سکتا ॥

خاکسار نور الدین عیسائی

نور افشاں نمبر ۳۷ جلد ۱۹ میں جو منشی وارث الدین صاحب کی چٹھی شایع ہوئی تھی اُسکا جواب مولوی صفدر علی صاحب نے لکھا ہی جو بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہی ॥ وہو ہذا

بھائی! کام کرو - نہ تکرار!

ایجوکیشنل کمیٹی وفنڈ جنڈیالہ

بھائی وارث الدین صاحب کے اعتراضات مندرجہ نور افشاں مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ء کی نسبت گذارش ہے - کہ اوّل تو مجھے مورد اعتراضات بنانا ہی درست نہیں کہ میں کچھ جنڈیالہ میں بیٹھا نہیں ہوں کہ خود وہاں کے احوال سے واقف ہوں - راست ودروغ برگردن راوی - وہاں کی کمیٹی سے جو لکھا پایا نور افشاں میں درج کرا دیا - پہلے ہی پہل کمیٹی اور فنڈ ہونیکی خبر پاکر مولوی نور الدین صاحب سے درخواست کی (جو سکرٹری نہیں تو اُس کمیٹی کے معزز ممبر تو ضرور ہیں) کہ وہاں کے ممبران اور چندہ دینیوالوں اور زرچندہ کی فہرست اور اُس طالب علم کا احوال لکھ بھیجیں جسے کمیٹی نے مدرسہ میں داخل کیا ہے (دیکھو نور افشاں مورخہ ۲۲ - جون سنہ رواں ص ۹ کالم ۱ و ۲) جسکے جواب اُنکا یا تفصیل مذکورہ لکھ بھیجی (دیکھو نور افشاں ۲۷ - اگست ص ۵ ک ۱ و ۲) *

دوسرے ضرور اُس سے پہلے کسی نے وہ فہرست اور تفصیل نور افشاں میں غالباً قبل تحریر مولوی نور الدین صاحب کے چھپا دی تھی (دیکھو نور افشاں ۲ - اگست ص ۶ - ک ۲ و ۳) میں نے اس طرف توجہ اسوجہ سے نہ کی کہ کاتب نے اپنا اسم فرضی ناردوالیہ غالباً نام مقام جنبہ اور وجہ اخفا رنام ومقام کچھ معلوم نہیں - پھر لکھا کہ - مولوی صفدر علی نور افشاں کے وسیلہ ہم سے یہاں کے فنڈ کا حال دریافت فرماتے ہیں - حالانکہ میں نے مولوی صاحب موصوف کے سوا کسی سے دریافت حال نہیں کیا تھا *

تیسرے اب معلوم ہوتا ہے کہ غالباً وہ تحریر بھی منشی وارث الدین صاحب ہی کی تھی (دیکھو نور افشاں ۹ - اگست مذکور) اور اس صورت میں دونوں صاحبوں کی تحریر میں خفیف فرق نظر آتے ہیں نہ جیسا منشی صاحب لکھتے ہیں کہ قریباً سب غلط ہے - مس پارسلی صاحبہ کے آٹھ روپیہ زرچندہ چھوڑ کر باقی ایک صاحب ۱۴ / اور دوسرے ۱۲ / لکھتے ہیں - مس صاحبہ کی اس بڑی امدادی رقم بغیر صرف ۱۲ / یا ۱۴ / پر گذر اوقات اور مصارف تعلیم کا ہونا بعید از قیاس - اور اُنکے امدادی روپیہ کو فہرست چندہ سے باہر سمجھنا میری سمجھ میں بھی نادرست ہے - دیندار یورپین تو ہمارے دینی بھائی اور بہن اور ہر طرح سے مربی وسرپرست ہیں - لیکن انکے سوا کوئی شخص بھی کسی ملک اور قوم اور دین کا اگر ہمارے کام میں مدد دے تو ہم ضرور جسطرح شکرگذاری کے ساتھ قبول کرینگے ویسی ہی احسانمندی کے ساتھ فہرست چندہ میں درج بھی کرینگے - لڑکا پرائمری میں داخل ہوا یا لوئیر پرائمری میں کمیٹی نے داخل کیا ہے یہہ تو آپ ہی قبول کرتے ہیں - اُس غریب لڑکے کی تعلیم کی نسبت آپ نے بھی لکھا ہے کہ جبتک فنڈ مذکور قایم ہے - یا جبتک کہ قایم کنندگان کا وجود ہے تبتک اُمید ہے کہ برابر یہہ سلسلہ جاری رہیگا - (مورخہ ۹ - اگست) اب آپ ہی اعتراض کرتے ہیں - کہ کوئی انتظام نہیں کیا - کہ وہ بیس سال کی عمر تک تعلیم پائے! - دونوں صاحبوں کی تحریر میں اگر کوئی فرق ہے تو وہی ایک آنہ کا میزان میں یا تفصیل اُس ۱۳ / یا ۱۴ / میں ہے اور بس *

آخر میں مجھے یہہ بھی عرض کرنا ضرور ہے کہ ایک مدت سے بندہ کا سارا بدن سوجا ہے - اور جوڑ جوڑ رگ رگ میں درد ہوتا ہے - اسلئے بمشکل اور نہایت کم کام ہوتا ہے جو کرتا ہوں - مہربانی سے ایسے بیکام جھگڑوں سے مجھے معاف فرمائیں - بلکہ آپ بھی ایسی باتوں سے باز رہیں کہ ہماری قومی بہبود کے ہزاروں کام کرنے کے لئے پڑے ہیں - اتنے کہ اگر سب لوگ کمر باندھا کریں تو بھی دم مارنے کی عمر بھر فرصت نہ پائیں - ایسی حالت میں بڑے افسوس کی بات ہے - اگر ہم جھگڑوں اور تکراروں میں اپنی عمر عزیز بیجا صرف کریں - بڑے رنج اور غم کی بات ہے ہماری آپسکی تکراروں کی بھی یہانتک شکایت ہے کہ جیسے بکری شیر کو دیکھ کر ڈرتی ہے - ویسے لوگ مشن کا نام سنکر کانپتے ہیں - بھائیو! کیا کہوں اور کیا لکھوں؟ آپ ہی ٹانگیں کھینچئے - اور آپ ہی لاجوں مرے! *

راقم بندہ صفدر علی از بھنڈارہ ممالک متوسط

تصحیح

نور افشاں مورخہ ۱۰ - ستمبر ۱۹۱۱ء میں صفحہ ۵ کے کالم ۳ سے صفحہ ۶ کے کالم ۳ تک شرف الحق حرف زبردست مولوی صاحب کی تحریر نقل مطابق اصل میں انکی غلطی کو دو جگہہ کاتب کاپی نے درست کرکے لکھا ہے لیکن نقل مطابق اصل کے لئے ضرور ہے کہ جیسا اصل میں ہے ویسا ہی لکھا جائے بلا تصرف - چنانچہ حسب ذیل ظاہر کیا جاتا ہے *

	جو شرف الحق نے لکھا -	جو نور افشاں میں نقل ہوا
صفحہ ۵ کالم ۱ سطر ۴ -	رحمت ربہ -	رحمت ربّہٖ
ایضاً - ایضاً - سطر ۱۲ -	۹۱	۱۹
" کالم ۲ - سطر ۹	جان ہین	جانبین

واقعات وآرائیں

یورپ میں تو پولٹیکل مطلع تیرہ وتاریک ہو گیا

تھا ہی۔ مگر معلوم ہوتا ہی کہ شرق میں یہہ تاریکی انتہا کو پہنچ گئی ہی۔ وہ دل یورپ زور دیتی ہیں کہ فسادیوں کو سزا دو۔ ہمارے فساد والے بندرگاہ میں تجارت کی اجازت دو۔ ہرجانہ دو اور آیندہ کو ایسی حرکت سے کان پکڑو۔ مگر چینی دربار سے تساہل عارفانہ کے جواب ملتے ہیں۔ بیچارے فغفور کی جان عجیب مخمصہ میں گرفتار ہی۔ ملک میں قحط ہی۔ صدہا جانیں سیلاب کی نظر ہو چکی ہیں۔ رعایا کہتی ہی کہ اس خاندان کو نکالو۔ یہہ مغلی خاندان ہی۔ ہم اپنا شہنشاہ خالص چینی بنائینگے۔ یورپ والے علیحدہ جان کھائے جاتے ہیں۔ غرض بیچارہ نہ مفسدوں کو سزا ہی دے سکتا ہی اور نہ یورپ والوں کو ہی راضی کر سکتا ہی۔ وزرا بھی شہنشاہ سے ناراض ہیں۔ غرض ہزاروں برس کے بعد چین کے بُرے دن آتے نظر آتے ہیں۔ فغفور نے مفسدوں کی سزا کے لئے احکام بھی جاری کئے مگر اُنکی تعمیل نہ ہوئی۔ نااتفاقی اپنا گُل کھلانیوالی ہی۔ اسکا نتیجہ اسکے سوائے اور کیا ہو سکتا ہی کہ چینی لوگ بھی ایک دن کسی یورپ کی قوم کی رعایا کہلانیکا فخر حاصل کریں ؞

"مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہئے":۔

راجپوتانہ گزٹ رقمطراز ہی کہ "ذوق نے تو مصرعۂ مذکور میں مسجد کے زیر سایہ خرابات باندھا تھا۔ لیکن بیکانیر کے چند مُلّاؤں نے مسجد کے اندر ہی پھلّے پُوکی ٹھہرا دی جس سے ذوق کی روح بھی پھڑک اُٹھی ہوگی۔ چنانچہ ہمارے ایک دوست لکھتے ہیں کہ چار روز کا عرصہ ہوا کہ آٹھ مُلّاؤں کو پولیس نے ایک مسجد میں سے جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کیا۔ یہہ فرشتہ صورت شیطان سیرت بہت روز سے مسجد کو قمارخانہ بنائے ہوئے تھے۔ لیکن پولیس بھی اُنکی تاک میں لگی ہوئی تھی آخر کارروائیوں پر چڑھ گئے اور گرفتار ہو کر سب حوالہ حوالات ہوئے۔ انکے مُقدمہ کی پیشی ۱۱ ستمبر کو ہونیوالی تھی" ؞

شام بازار کی مسجد کے مشہور مقدمہ کی بابت

گوہر آصفی یوں ناقل ہی کہ "پہلی گروہ میں ملزموں کی تعداد ۲۲ تھی۔ قبل اسکے دوران مقدمہ کے اندر سشن جج نے ایک مسلمان کو اسکے خلاف میں شہادت نہ پا کر رہا کر دیا تھا۔ اور ایک ملزم ۸ ستمبر کو بقصور ثابت ہوا۔ اور اسکو رہائی ملی۔ ۹ ستمبر کو مسٹر ہنڈرسن بیرسٹر مدعی نے اپنی بحث تمام کی۔ ۱۰ ستمبر سے مسٹر گارتھ مسلمانوں کے بیرسٹر نے اپنی بحث شروع کی۔ اور وہ دوسرے دن تمام ہوئی۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چار مسلمان اور بھی بقصور ثابت ہوئے۔ اور رہائی ملی۔ آٹھ مسلمانوں پر جرم ثابت ہوا اور انڈین پینل کوڈ کی دفعات نمبر ۱۴۳۔ نمبر ۱۴۷۔ نمبر ۱۴۸۔ اور نمبر ۱۵۲۔ روسے ایک کو آٹھ برس دو کو سات سات برس اور پانچ کو پانچ پانچ برس قید بامحنت شدید کی سزا دیگئی اور یوں گروہ اوّل کے مقدمہ کی تجویز کا خاتمہ ہو گیا ؞

کوکب ہند مطبوعہ ۱۸ ستمبر لکھتا ہی کہ متھرا کے پادری جے اے سکاٹ صاحب کے حق میں متھرا کے لوگوں نے یہہ خبر پھیلائی تھی۔ کہ صاحب موصوف نے جب زمین شہر میں مول لی تھی اسوقت ظاہر نہیں کیا تھا کہ یہاں مسیحیوں کا عبادتخانہ بنیگا۔ اور چونکہ وہاں اب عبادتخانہ بنانیکی تجویز ہی۔ پس صاحب نے سابق مالک زمین کو دھوکہ دیا۔ لیکن بعد تحقیقات کے معلوم ہوا۔ کہ افواہ غلط ہی ؞

کوکب ہند رقمطراز ہی کہ کلکتہ میں چرچ مشن کے بورڈنگ سکول کے لڑکوں نے گانے بجانے میں باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہی۔ بہت دنوں سے انپر محنت ہوتی رہی۔ اور اب انمیں سے کتنے ہی لڑکے ایسے ہیں جو باجہ کو بخوبی بجا سکتے ہیں۔ انکے گروہ میں چالیس لڑکے ہیں جو ہر ہفتہ کی شام کو اپنا باجا لیکر مختلف گرجوں میں انجیلی مضامین گاتے ہیں۔ اور بڑے لڑکے لوگوں کو نصیحت دیتے ہیں۔ گانا بجانا انجیل پیش کرنیکا ایک بہت عمدہ وسیلہ ہی۔ بشرطیکہ باقاعدہ طریقہ سے کیا جائے ؞

انڈیا واچمین لکھتا ہی کہ دنیا میں مشنری فوج کا شمار ۶۰۰۰ مشنری۔ اور ۳۵۰۰۰ دیسی مددگار بیان کیا گیا ہی۔ ہم یہہ کہنے میں پس و پیش نہیں کرتے کہ مسیح کی کلیسیا اگر چاہے تو آیندہ بارہ مہینے کے عرصہ میں اسیقدر اور کارگذاروں کو بھیجنے کے قابل ہی۔ فصل بہت ہو لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ چاہئے کہ ہم فصل کے مالک سے منت کریں کہ وہ اور زیادہ مزدور اپنی فصل میں بھیجے ؞

ہمارے ایک معزز مسیحی نامہ نگار لکھنؤ سے لکھتے ہیں کہ وہی مولوی صاحب بنام عبد الحکیم (جنکی خاص ڈیوٹی مسیحیوں کو ستانا ہی) اور ایک دوسرے مولوی بنام ہدایت رسول بتاریخ ۹ ستمبر سنہ رواں کو سورج کنڈ کے میلے میں۔ جہاں مسیحی واعظین بھی خداوند کی بشارت دینے کیلئے گئے تھے۔ جا وارد ہوئے۔ وہاں ہم تاک میں لگے رہے کہ کب شام ہو اور مطلب پورا ہو۔ جب شام ہوئی اور لوگوں نے چلنے کی تیاری کی تو ایک محمدی نے جو چرچ مشن کے مناّدوں کے قریب بیٹھا رہا تھا۔ اُن مولویوں کو جو کہ تھوڑی دور چھپے ہوئے بیٹھے تھے اطلاع دی۔ وہ لوگ معہ بیس تیس محمدیوں کے آپہنچے جنکو دیکھتے ہی منادی موقوف کر دی گئی۔ جہلا نے تو خیال کیا ہوگا کہ بخیال خوف مولویوں کے ایسا ہوا لیکن مناّدوں نے انکو آمادہ فساد دیکھ کے کام بند کر دیا۔ لیکن حضرات مولوی کب مانتے تھے۔ مار پیٹ شروع کر دی۔ لکڑیوں سے حملہ آور ہوئے۔ اور منادوں کو زخمی کیا۔ پولیس بھی اسوقت موقع پر پہنچ گئی۔ جسکو دیکھ کر اور تو سب رفوچکر ہو گئے۔ لیکن صرف دونوں

مولوی صاحبان اور ایک ہمدرد محمدی گرفتار کئے گئے ہمدرد محمدی توبسبب عدم ادخال ضمانت حوالات میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور دونوں مولوی دو دو سو روپیہ کی ضمانت پر رہا ہیں٭ ایک پیشی تو ۲۰ ماہ حال کو باجلاس ڈپٹی بانکے لال صاحب ہو چکی ہے۔ اور دوسری پیشی کے لئے ۴ ستمبر مقرر ہے۔ دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ کچھ ہی ہو تاہم ہم ضرور کہینگے کہ یہہ لوگ نہیں جانتے کہ کیا کریں اور کیونکر خداوند کے جلالی کام کو روکیں۔ پینے کی کیل پر پرلات مارنا انکے لئے بڑا مشکل ہے٭

ہمارے ایک نامہ نگار موضع عثمان شہید ضلع ہوشیار پور سے لکھتے ہیں کہ یہاں آجکل ایک ایسا گروہ نکلا ہو کہ طمع کا زیور لیکر راستہ میں ہتھیار رہتا ہے۔ اور موقعہ پاکر اکیلے دکیلے راہگیر خصوصاً مستورات کو لوٹ لیتا ہے٭ چند عرصہ سے انکی لوٹ مارنے وہ کثرت پکڑی ہے۔ کہ کوئی مہینا اور کوئی ہفتہ خالی نہیں گذرتا کہ کوئی واردات نہ ہو۔ اور اُسپر طرّہ یہہ کہ یہہ لوگ پولیس کے ہاتھ بھی نہیں آتے٭ چندروز کا عرصہ ہوا۔ کہ موضع عثمان شہید کی دو عورتیں قصبہ گڈھ دیوالہ کو روئی لینے جاتی تھیں راستہ میں دو مرد اُنکے ساتھ ہولئے اور بات چیت کرنے لگے۔ کہ ایک اور آدمی اُنہیں کا ساتھی سامنے سے اودھر اودھر دیکھتا ہوا آیا۔ اور اجنبی ہو کر بولا۔ کہ بھائی جانیوالو میری ایک قیمتی چیز گر گئی ہے۔ اگر تمہیں ملی ہو تو بلتہ دیدو۔ میں غلہ کا بیوپاری ہوں۔ اور گندم کی ساہی فلان گاؤں میں دے آیا ہوں۔ نقد روپیہ میرے پاس نہ تھا صرف ایک سونے کا کڑا تھا۔ جسے صراف کے ہاتھ فروخت کرنیکو لئے جاتا تھا سو گر گیا٭ ان دونوں میں سے ایک شخص اسکو گالیاں دینے لگا کہ تو تہمت لگاتا ہے۔ دوسرا چپکے سے بولا تونے اُٹھایا تو ہو۔ دیدے۔ غرض بعد چند حیلہ حوالہ کڑا اُسکو دیا گیا۔ تب وہ کہنے لگا کہ مجھکو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر تمہارے پاس روپیہ ہو تو دیدو اور کڑا لیلو۔ وہ بولے ہمارے پاس اسقدر روپیہ نہیں ہے عورتوں سے کہا گیا تو وہ بولیں کہ دو تین روپے اور چالیس پچاس کا زیور ہمارے پاس ہے۔ کڑے کی قیمت کے لائق نہیں٭ فروشندہ نے کہا کہ بہتر ہے۔ جو کچھ پاس ہے دیدو۔ اور اپنا پتہ نشان بتادو۔ دھرم کا سودا ہے میں خود تمہارے گھر سے پھرے آؤنگا٭ عورتوں نے بخوشی اپنا زیور اور دو چار روپے حوالہ کئے اور کڑہ لے لیا۔ راستہ میں کسی سے ذکر تک نہ کیا٭ دوسوہہ میں آکر سُناروں کو دکھایا تو ٹکے کا مال نکلا۔ روتی پیٹتی رہگئیں۔ مگر اب کیا ہوتا ہے۔ صبر کرکے بیٹھ رہیں۔ اس قسم کے بہت واقعات اس ضلع میں ہوتے ہیں۔ مگر یہہ لوگ حضرات پولیس کو بھی رسید نہیں دیتے٭ بہرحال پولیس کی کوشش اور توجہ درکار ہے٭

ریاست دھار واڑ کے کالج کے ایک ہندو پرنسپل نے یہہ لکھا ہو کہ خاوندکی وفات پر بیوہ کے سر مونڈنے کا رواج ہندؤں نے بودھ لوگوں سے لیا ہو٭ جو شخص سالواہن کے سنہ ۱۹ کے اسطرف کی کتاب سے میری بات کی تردید کرے تو میں اُسکو ایک ہزار روپیہ انعام دونگا٭

سینٹ لوئی کے ڈاکٹر ٹامس صاحب فرماتے ہیں کہ روپے پیسے کے ذریعہ بھی بعض دفعہ مہلک بیماریاں پھیلتی اور سرایت کرتی ہیں٭ وہ ایک شخص کا ذکر کرتے ہیں جس نے اپنی دوکان سے چیز بیچی اور خریدار سے قیمت وصول کی۔ اور ایک ہفتہ کے عرصہ میں چیچک کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرگیا٭ انہوں نے تحقیقات سے معلوم کیا کہ جس شخص سے قیمت وصول کی گئی تھی اُسکے خاندان میں چیچک پھیلی ہوئی تھی٭ ایک اخبار لکھتا ہے کہ ڈاکٹر موصوف کا بیان غور طلب اور قرین قیاس ہے٭ جو روپے پیسے ہمارے ہاتھ میں آتے ہیں معلوم نہیں وہ کن کن کے ہاتھ میں رہے۔ اُنکا پسینہ اُسمیں جذب ہوا۔ ہمارے ملک کے لوگ (خصوصاً غریب لوگ روپیہ پیسا اکثر ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ اور معلوم نہیں کہ انہیں کیا بیماری ہو۔ پس احتیاط ضرور چاہئے۔ انہیں ہاتھ میں لینے کے بعد ہاتھ دھو ڈالنا بہتر ہے٭

ہمعصر ہندوستانی ناقل ہو کہ ٹنڈوراہیں ایک نامی وکیل کی لڑکی کی شادی ہوئی تھی بیوہ ہوگئی اب اسکی عمر بیس سال کی ہوئی۔ اور اُسکی شادی اسی ہفتہ میں اُسکی قوم کے ایک تعلیم یافتہ برہمن سے ہونیوالی ہے٭ خبر پاکر اہل برادری کو برہمنوں نے بھڑکا ناچاہا کہ یہہ خارج از برادری کیا جائے٭ چونکہ ہندؤں کی مذہبی کتابوں میں ازدواج ثانی بیوگان کی کہیں ممانعت نہیں ہے۔ اس باعث وکیل نے ارادہ کیا ہو کہ جیسے ہی اخراج کی کوشش ہو وہ نالش کر دینگے۔ اور چونکہ بمبئی میں نظیر قایم ہو چلی ہو پس سزا ہو جائیگی۔ برادری باہمی مدد و اعانت کرنے کے ہو نہ کہ ظلم کے لئے۔ اور جب تک جاہل لالچی برہمنوں کے ساتھ جو برادری کے پردہ میں تمام گناہوں کو روا رکھتے ہیں۔ اور سوشیل اصلاح کی ہر ایک کوشش میں ہارج ہیں ایسا برتاؤ نہ ہوگا اسوقت تک ٹھیک نہ ہونگے٭

معزز ہمعصر راجپوتانہ گزٹ رقمطراز ہو کہ ضلع اجمیر میں اس ہفتہ میں بڑی ہل چل رہی۔ مفصلہ ذیل جگہ لٹ گئے۔ راجگڈھ۔ گیگل۔ اونتڑہ۔ جٹھید۔ الکری۔ نیہاری۔ نبوہری۔ کانپورہ۔ ترلونیاں۔ مجھواٹے بیر کی لوٹ میں لوٹیروں کے چار آدمی بھی مارے گئے۔ اور اونتڑہ کی لوٹ میں ہیڈ کنسٹیبل کے ہاتھ میں لٹھ لگا٭ لٹیرے علی العموم ہر قوم کے بھوکے آدمی ہیں جنہوں نے بنیوں کے سوا اور کسی کو نہیں لوٹا۔ قریب قریب دیہات

٭ برہمنوں کے لئے ایسی تحقیقاتیں آجکل بڑی رنج دہ معلوم ہوتی ہیں

کے بنئے بھاگ کر اجمیر میں آ گئے ہیں۔ صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر دیہات متفرقہ کے معاینہ کرنے اور آیندہ کے لئے انتظام میں مصروف ہیں۔ سنا گیا ہو کہ راجہ صاحب کے گڈھ کا بہت مال اسباب لوٹا گیا۔ پرسوں کے روز ساہوکاران ورؤسائے اجمیر کی کمیٹی انتظام قحط زدگان کے لئے فراہم ہوئی۔ ایک ہزار روپیہ مسلمانوں نے اور چار ہزار ہندو ساہوکاروں نے دیا جس سے قحط زدوں کو کھانا کھلانیکا بندوبست ہوگا۔ قحط کی سختی پر غور فرما کے سرکار نے بھی پچپن ہزار کی جگہہ ایک لاکھ روپیہ رفع تکلیف قحط کے لئے عطا کیا ہو۔

سہارنپور میں ایک چیف صاحب پر مقدمہ خون قایم ہوا ہو۔ مقتول کے ورثا کہتے ہیں کہ چیف صاحب نے اُسکو کوتوالی میں بُلا کر پیٹا۔ اور چوکیداروں سے پٹوایا۔ جب قریب المرگ ہوگیا تو اُٹھوا کر اُسکے گھر پہنچا دیا۔ صبح کو مرگیا لاش بعد ملاحظہ ڈاکٹر دفن کی گئی۔ اب تحقیقات ہو رہی ہو۔ دیکھئے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہو۔

برلن میں ایک شخص نے اپنی اٹھارہ سالہ لڑکی کی سالگرہ میں لوگوں کی دعوت کی۔ اس لڑکی کا ہونیوالا خاوند کسی فوج میں نوکر تھا وہ وہاں سے نہ آسکا۔ اس لڑکی کے دو ہم جماعتوں نے مذاقاً ایک چٹھی لکھ بھیجی کہ جسمیں اسکے منگیتر کی طرف سے لکھا تھا کہ مینے اب ایک اور عورت سے شادی کا بندوبست کیا ہو۔ میں تم سے شادی نہ کرونگا۔ اس لڑکی نے اسپر بحالت مایوسی اپنے چھری ماری۔ ہرچند بہت علاج کیا مگر کچھ فایدہ نہ ہوا اور مرگئی۔ مذاق ہر حالت میں اچھا نہیں ہوتا۔

گوہر آصفی ناقل ہو کہ "گیا کے بلوے والے مجرمین کو جبکہ وہاں کے عاقل جج نے بلا وجہ چھوڑ دیا تو مسلمانوں اور ہندوؤں نے بھی صلح کے ساتھ تصفیہ کرلیا۔ ہندوؤں نے بعوض ایک مکان کے جو مسجد سے ملحق تھا اپنے پاک دیوتا کی جان بچائی۔ وہ گائے جسکی قیمت پہلے چھ روپیہ تھی اب ہزاروں کی ہو کر ہندوؤں اور گوالیوں سے اپنے کو چھوا لی ہو۔ اور مسلمانوں نے اُس مکان کو ڈھا کر متعلق مسجد کر دیا۔ اور اس خوشی میں شہر کو پورا چراغان بنا ڈالا۔ طوائفوں کے کوٹھوں پر خوب خوب میلاد کی مجلسیں ہوئیں۔ اس خوشی نے شہر کا جوبن دوبالا کر دیا۔ اگر اس روشنی کو رشک دیوالی کہا جائے تو کسیطرح بیجا نہیں۔ ہمکو اہل شہر کی اس غیر محمودہ کارروائی پر سخت حیرت ہو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ دنیاوی نمایش کے لئے ہمارے دینی بھائیوں کو خرابات میں گھسکر دینی توہین کرنیکی کیونکر جرأت ہوتی ہو"۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

روس اپنی کوشش سے قسطنطنیہ پر قابض ہونیوالا ہو۔ نہر سویز کے حصوں کی خریداری سے روس سمجھتا ہو کہ انگلستان پریشان ہوجائیگا۔ ان باتوں سے انگلستان مصر کو خالی نہ کریگا۔

فرانس اور روس کی سازش زایدکی خبریں مصر سے آئی ہیں۔ یہہ دونوں خدیو مصر کو بہکاتے ہیں۔ کہ انگریزوں کو جلد مصر سے نکالو۔ ممکن نہیں کہ خدیو مصر انکے جال میں پھنسکر اپنی خرابی کریں۔

گورنمنٹ آسٹریا نے یورپ کی موجودہ نازک حالت پر تشویش کا خیال ظاہر کیا۔ اسنے پارلیمنٹ سے جنگی سامان کیواسطے تین کروڑ روپیہ منظور کرایا ہو۔

جرمن میں یہہ خبر مشہور ہو کہ روس قسطنطنیہ پر قبضہ کرنیکی تیاریاں کر رہا ہو۔ ٹیمس کا نامہ نگار مقیم پیٹرسبرگ بذریعہ تار خبر دیتا ہو کہ روس کا مصمم ارادہ ہو کہ ماہ اپریل سنہ ۹۲ء میں اپنی فوجوں کو کام میں لائے۔

چیلی کے سابق پریسیڈنٹ بلمیڈہ کے فرار ہوجانیکی خبر غلط نکلی۔ وہ فاتح پارٹی کے خوف انتقام سے چھپے پڑے تھے۔ آخر تنگ آکر بندوق سے خودکشی کرلی۔

جنوبی سپین میں حال کے سخت طوفان سے ایک کروڑ سے زائد کا مال برباد ہوا۔ ایک ہی کانسیگرا میں اتنے آدمی مرگئے جو اٹھارہ سو سے کم نہ ہونگے۔

نیویارک (امریکہ) میں ایک تارپیڈو کشتی بنائی گئی ہو جو ایک عجیب ایجاد ہو۔ یہہ اڑھائی میل تک زیر آب میں سے جہاز پر وار کرتی ہو۔ حقیقت میں امریکن لوگ بڑے موجد ہیں۔

قسطنطنیہ کا تار مخبر ہو کہ کامل پاشا جو عہدۂ وزارت سے موقوف ہوئے ہیں قید میں ہیں اسپر شک ہوا کہ اُنہوں نے سلطان کے خلاف کوئی سازش کی عزل ونصب وزراسے گورنمنٹ ٹرکی کی حکمت عملی میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔

سلطان روم نے کامل پاشا معزول وزیر کے بجائے جواد پاشا کو اپنا وزیر مقرر کیا ہو۔ کہتے ہیں کامل پاشا کے معزول ہونے سے دولت انگلشیہ ناراض ہو۔

سَر جے والشم صاحب سفیر انگلستان متعینہ پیکن نے چینی گورنمنٹ سے بزور کہا ہو کہ پردیسیوں کے قتل کا معاوضہ دینے اور باغیوں کو سزا دینے میں تساہل عارفانہ مناسب نہیں۔ لیکن چین والے ٹال مٹول کر رہے ہیں۔

زنجبار سے خبر آئی ہو کہ مشرقی افریکہ میں جرمن حکومت نازک حالت میں ہو۔ رعایا برانگیختہ اور برسر بغاوت ہو۔ خوف ہو کہ خرابی پیدا ہوگی۔

کولمبو میں ایک قانون جاری ہونیوالا ہو کہ دفتر سرکاری میں موت کی اطلاع دیتے وقت ڈاکٹر

کی لکھی ہوئی وجہہ موت کا سرٹیفکیٹ بھی داخل کیا جا۔ مسلمان برافروختہ ہیں اس سے میت کی تجہیز و تکفین میں تاخیر ہوگی۔

الہ آباد کے آنریری مجسٹریٹ لالہ جگت نراین پر ایک بدمعاش دلال نے برسر بازار حملہ کیا پانچ زخم پہنچائے۔ وجہہ یہہ تھی کہ لالہ صاحب نے اس شخص کو بدمعاشی میں سزا دی تھی۔ اور ایک سال کے لئے ضمانت نیک چلنی طلب کی تھی۔

پونا میں شاہ فارس کی سالگرہ کی تقریب پر ایران کے کانسل جنرل حاجی مرزا حسن خان صاحب نے پونا کے پارسیوں کو ایک بڑی دعوت کے جلسہ میں مدعو کیا۔

بمبئی میں پانچ روپیہ کے بہت سے مصنوعی نوٹ جاری ہوگئے ہیں۔ سب کا نمبر ایس ۹۴۲۵ ۲۰۲ ہے۔ خریدنیوالے خبردار رہیں ایسا نہو ان مصنوعی نوٹوں کے خریدنے میں نقصان اٹھائیں۔

مدراس گورنمنٹ نے وہاں کے ہندو مندروں کے لئے ایک قانون بنانیکی تجویز کی ہے جسکی غرض یہہ ہوگی کہ مندروں میں جو روپیہ جمع ہوتا ہے اسکی حفاظت کیجائے۔

اجمیر کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی عدالت سے ایک عورت کو اندنوں بجرم فروخت کروانے اپنی دختر کے پانچ سال قید کا حکم ہوا۔ یہہ کیسی کمبخت ماں تھی جسنے ایسی نالائق حرکت کی اور آخر اپنے کیفر کردار کو پہنچی۔

مہاراجہ صاحب والی آلور (راجپوتانہ) نے اپنی معمولی فیاضی سے ریمزے کالج نینی تال کو تین ہزار روپیہ چندہ دیا۔ مہاراجہ صاحب ترقی تعلیم کے بڑے معاون ہیں۔

دہلی کا اخبار لکھتا ہے کہ آج کل بارش بکثرت ہورہی ہے مگر نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے جس سے خلقت پریشان خاطر ہورہی ہے۔ دیکھئے یہہ گرانی غلہ کب رفع ہو۔

کلکتہ میں اعتراض ہوا کہ کرنل عطار اللہ خان صاحب کو راجہ کیوں بنایا۔ نواب بناتے۔ مولوی لوگ تو پہلے ہی مسلمانوں کے ایسے خطابوں کو کفریات ٹھہرا چکے ہیں۔

کلکتہ کا بنگالی اخبار دینک لکھتا ہے کہ یہہ خبر غلط ہے۔ جو انگلو انڈین اخباروں نے مشہور کردی ہے۔ کہ جوری کی کثرت رائے بنگواسی کے خلاف تھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہہ بھید ہمیشہ ایک راز رہیگا۔

کلکتہ مسٹر حبیب جو حیدرآباد کے ہیرے والے مقدمہ میں ماخوذ ہے دو لاکھ کی نقدی ضمانت اور ایک لاکھ کی شخصی ضمانت پر رہا کیا گیا۔ مقدمہ ابھی تک دوران میں ہے۔

مقامہ اور جمالپور سٹیشنوں کے درمیان جو چلتی گاڑی پر ایک نوجوان یورپین نے ایک چودہ برس کی یوریشین لڑکی پر حملہ ناجائز کیا تھا وہ گرفتار کیا گیا۔ مقدمہ کی تجویز بھاگلپور کے آیندہ سشن ۷ ستمبر کو ہوگی۔

مسجد شام بازار کے متعلق دوسرے گروہ کے مقدمہ کی تجویز جو علی پور کے سشن کورٹ میں پیش ہے۔ انمیں سے ایک شخص کی رہائی شناخت نہ کئے جانے کی وجہہ سے ۱۷ ماہ رواں کو کی گئی۔

ہوڑا کی فوجداری سے ایک بنگالی کو اپنے باپ کے اقدام قتل کے جرم میں پانچ سال قید سخت کی سزا ملی۔ اسی عدالت سے ایک اور بنگالی کو اپنی ماں کے قتل اور اپنے چھوٹے بھائی کے اقدام قتل کے جرم میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔

لکھنؤ کی خبر ہے کہ چوک میں ایک شیعہ اور چند سنیوں میں باہم لڑائی ہوئی کہتے ہیں کہ شیعہ نے تبرا کہا تھا جسکو سنی سن نہیں سکتے۔ مقدمہ کی تحقیقات پولیس کی معرفت ہورہی ہے۔

لاہور میں تمام بازار اور کوچے سرانسر کشادہ کئے جائینگے۔ کوئی بازار بیس فیٹ سے کم چوڑا نہ ہوگا۔ نہ کوئی کوچہ دس فیٹ سے کم ہوگا۔ تجویز تو خوب ہے۔ مگر وقت طلب ہے۔

جالندھر کے پادری گولک ناتھ صاحب مرحوم کی لائف سنایا گیا کہ پادری رجب علی صاحب جو آجکل حیدرآباد دکن میں مقیم ہیں لکھ رہے ہیں۔ جب یہہ لائف مشتہر ہوگی تو یقین ہے کہ مسیحیوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

سونی پت کے اہل ہنود نے یہہ عہد کیا ہے۔ کہ مسلمان حجاموں سے حجامت نہ بنوائی جائے۔ اور نیز مسلمان کنجڑوں سے ساگ پات نہ خرید اجائے۔

معزز ہمعصر آفتاب پنجاب بحوالہ نامہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ رائے بہادر لالہ سانجھی مل صاحب نے آتے دنہیں معلوم ہے کیوں اختیارات ڈسٹرکٹ ججی واپس دے دئے گئے۔

ایک جوگی تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ کا باشندہ ۱۵ ستمبر کو جیل میں پھانسی دیا گیا۔ یہہ اپنی سالی سے شادی کرنا چاہتا تھا جو ایک زمیندار عورت سے منسوبہ سے انکاری تھی اس لئے اُس نے اُس زمیندار عورت کو مار ڈالا۔

چھاؤنی جہلم میں اُس توپخانہ کے لئے جو سرحد چین کو جائیگا ۱۴۵ آدمیوں کی بھرتی ہورہی ہے۔ اور شرط یہہ ہے کہ جہلم اور راوی کے درمیان کے باشندے نوکر رکھے جائیں۔

پٹیالہ میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنے ڈاکٹر کے مشورہ سے نقل مکان کیا ہے۔ خلیفہ صاحب کے خاندان میں اس مرض مہلک سے پلے در پلے چار

رویداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی

لودیانہ - باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی-آئی-ای پریذیڈنٹ - منشی رحیم بخش صاحب - منشی محمد بخش صاحب مسٹر ایم وایلی صاحب - سردار لچھمی سہائے صاحب - سید سردار علی صاحب - خواجہ احسن شاہ صاحب ممبران ۔

واقع ۱۲-جون ۱۹۱۰ء

نمبر ۱ - رپورٹ سب کمیٹی جو رپورٹ کیغرض سے مقرر ہوئی مع مسودہ قواعد گاڑیان جو دفتر ضلع سے موصول ہوا - کمیٹی میں پڑھی گئی :- **تجویز** ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے ٭

نمبر ۲ - کاغذات دربارہ ٹھیکہ بہم رسانی بھوسہ برائے نرگاوان کمیٹی باغ صفائی :- **تجویز** ہوئی کہ دیاجانا ٹھیکہ کا بنام سید حسو طالبہ منظور کیا جاوے اور اس سے اقرار نامہ ضابطہ لیا جاوے ٭

شکریہ

جناب ایڈیٹر صاحب

جناب مولوی صفدر علی صاحب کو میری جانب سے اپنے اخبار گوہربار کی معرفت ذیل کا شکریہ ہدیہ فرمائیں

فہوہذا

اگر ہر موئے من گردو زبانے ... ز تو رانم بہر یک داستانے
نیارم گوہر شکر تو سفتن ... سرے مویے ز احسان تو گفتن

زیادہ والسلام محبت الیتام از طرف عاصی عبا واللہ قاضی عبد اللہ مسیحی از جنڈیالہ ٭

اشتہار

ایک انٹرنس پاس شدہ ٹیچر کی جو سند یافتہ ہو - با تعلیم دینے میں تجربہ کار ہو کلارک آباد کی لڑکیوں کے سکول زراعتی و حرفتی کے لئے ضرورت ہے - تنخواہ پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار ملیگی - اُمیدوار اپنی درخواست بخدمت مس ویسٹ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ گرلس اگریکلچرل انڈسٹریل سکول کلارک آباد بھیجیں ٭

ہیڈماسٹر کی ضرورت
بپتسمہ مشن ٹریننگ انسٹی ٹیوشن

دہلی

بورڈنگ سکول کے لئے ایک عیسائی ہیڈماسٹر کی ضرورت ہے - جو انٹرنس کا پاس کیا ہوا اور اردو و انگریزی اور فارسی زبانوں میں واقف کار ہو :- چاہیے کہ اُمیدوار اپنی درخواست معہ نقول اسناد و سرٹیفکیٹ اور شرط تنخواہ بخدمت پرنسپل صاحب بھیجے ٭

مجلس مسیحیان ہند خلاف افیون

حسب خواہش لکھنؤ کی متحدہ مشنری کانفرنس کی کمیٹی معہ دیگر برادران کے بنظر قریب آنیوالے موقع بمقام گریٹ برٹن کے

ایک دن بھر کا جلسہ

ناجائز اور بربادی بخش تجارت افیون کی نسبت دُعا اور صلاح کے لئے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۶ - اکتوبر بروز شنبہ منعقد ہوگا - جو احباب مقامات دور سے اس ضروری جلسہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ اپنے ارادہ سے لکھنؤ متحدہ مشنری کانفرنس کے آنریری سکرٹری پادری ڈبلیو اے منسل صاحب کو مطلع فرمائیں ٭

لودیانہ

بڑی شکر گذاری اور خوشی کا مقام ہے کہ اب بعد بڑی تاخت و تاراجی کے ہیضہ کا زور کم ہوا ہے اور شہر میں امن ہے - قیدی جو شیرپور کو بھیجدیئے گئے تھے - جیلخانہ لودیانہ میں واپس آگئے ہیں ٭

ہم اپنے حافظ حقیقی کا خاص کر اس لئے شکر و سپاس بجالاتے ہیں کہ اگرچہ شہر میں صدہا ہندو مسلمان اس مرض کا شکار ہوئے - لیکن عیسائی بستی کیطرف جو عین شہر سے ملی ہوئی ہے اسکا قدم نحس آجتک آگے کو نہ بڑھا - اور سبھی کلیسیائے لودیانہ کے سب مرد و عورتیں اور بچے اس بلا سے محفوظ رہے :- ہم راقم زبور کے ساتھ ہم آواز ہو کے نغمہ سرائی کرتے ہیں کہ "وہ جو حق تعالیٰ کے پردہ تلے سکونت کرتا ہے سو قادر مطلق کے سایہ تلے رہیگا - میں خداوند کی بابت کہتا ہوں کہ وہ میری پناہ اور میرا گڑھ ہے - میرا خدا جسپر میرا توکل ہے - یقیناً وہ تجھکو صیاد کے پھندے سے اور مہلک وبا سے رہائی دیگا" زبور ۹۱/ ۱-۲-۳

اطلاع

ہم نے گذشتہ اشتہار میں درخواست کی تھی کہ ہم کو ایک لائق اور معتبر لوکل رپورٹر کی ضرورت ہے - اسپر ایک صاحب نے سہارنپور سے اور ایک نے نصیرآباد سے لکھا ہے کہ اگر منظور ہو تو ہمارا نام لوکل رپورٹری کے لئے درج کیا جائے شاید ان صاحبوں نے لوکل رپورٹر کے مطلب بھی کو نہ سمجھا - ہم لوکل رپورٹر اپنے شہر لودیانہ کے ہفتہ وار واقعات

پادری آئی پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وایلی مینیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا ٭